چمیسفورڈ کے ٹونی ہیگٹن نے سالسبری کی یہودی النسل عیسائی نمائندہ خاتون کے ساتھ ہم آواز ہو کر کہا کہ اس قرارداد کو اسرائیل کے لیے سرزنش خیال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے قرارداد کو نرم کرنے کے لیے ترمیم تجویز کی جس کے مطابق اسرائیلیوں اور فلسطینیوں پر زور دیا گیا کہ وہ تشدّد سے اجتناب کریں۔ نیز منصفانہ اور پرامن حل کےلیے باہم مذاکرات کریں۔ شیفیلڈ کے کینن ڈیرک گبز چاہتے تھے کہ کلیسیائی مجلس "اگلے موضوع کی طرف بڑھے" تاکہ رائے شماری کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ تاہم دونوں تجاویز کثرت رائے سے مسترد کردی گئیں۔ (رپورٹ۔ چرچ ٹائمز)

افریقہ

نائجیریا: "شیطان" نے تمام اسلامی ملکوں کو جھوٹے مذہب کا اسیر بنا رکھا ہے۔

(پال گفورڈ زمبابوے یونیورسٹی کے سابق لیکچرار ہیں۔ وہ "عیسائیت: برائے نجات یا برائے غلامی؟" سمیت عیسائیت پر متعدّد کتابوں کے مصنّف ہیں۔ ان کا ایک مضمون کیتھولک ہفت روزے The Tablet اور Ecumenical Press Service میں شائع ہوا ہے۔ نائجیریا میں عیسائیت کی نمایاں نوعیت کے بارے میں مضمون کی تلخیص ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔)

"عیسائیت کی ایک خاص قسم جو نائجیریا میں غیر معمولی رنگ اختیار کرتی جارہی ہے، اس پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں میرے خیالات اس پہلو پر مرکوز رہیں گے۔ عیسائیت کی یہ وہ قسم ہے جس میں تنازعے کی صورت مضمر ہے۔ یہ عیسائیت مسلمانوں کو شیطانی مملکت کا حصّہ یا انہیں شیطان کا آلہ کار خیال کرتی ہے۔ حال ہی میں "who is this Allah?" (یہ اللہ کون ہے؟) کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک مسیحی کتاب میں یہ نقطۂ نظر بڑی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں مصنّف جی۔موشے نہایت بھونڈے انداز میں کہتا ہے کہ اللہ حقیقت میں شیطان ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "شیطان نے تمام اسلامی ملکوں کو جھوٹے مذہب اور آسیبی اثرات کا اسیر بنا رکھا ہے۔" اسی رو میں بہتے ہوئے وہ مزید کہتا ہے کہ

[نقلِ کفر کفر نباشد] کہ "جس بدروح نے محمد کو القاء کیا تھا وہی ہٹلر پر مسلط تھی۔"
یہ کتاب جولائی 1990ء میں پہلی بار شائع ہوئی اور چار ماہ کے اندر اس کا دوسرا ایڈیشن بازار میں آگیا۔ کتاب میں اسلام اور شیطان کا جو تشخص پیش کیا گیا ہے اس سے نائجیریا کی عیسائیت کے خصوصی انداز کی نشاندہی ہوتی ہے۔فروری کے اواخر اور مارچ کے آغاز میں مجھے پینٹے کوسٹل فیلوشپ آف نائجیریا کے پہلے دوسالہ کنونشن میں شرکت کا موقع ملا۔ کنونشن میں بار بار دہرائے گئے کئی جملے ایسے تھے جو امریکہ اور برطانیہ میں اس انداز کے اجتماعات میں اکثر سنائی دیتے ہیں۔ تاہم نائجیریا کے مخصوص تناظر میں یہ واضح تھا کہ ان جملوں نے ایک نئی اہمیت اختیار کرلی ہے۔"

"اگر مسلمان شیطانی مملکت کا حصّہ ہیں تو ان کے ساتھ مکالمے کا سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے حوالے سے عیسائیوں کےلیے کرنے کا کام صرف یہ رہ جاتا ہے کہ وہ ان کا مذہب تبدیل کردیں۔ اگر یسوع کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ جلد واپس آنے والے ہیں تو اس سے تبلیغ کی اہمیت میں کئی گناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔"

"سوچ کے اس انداز سے مذکورہ عیسائیوں کے روّیے میں بے پناہ جارحیت آگئی ہے۔ وہ مسلمانوں میں تیزی سے عیسائی پیش قدمی کی مسلسل باتیں کرتے رہتے ہیں۔ نائجیریا کے نئے عظیم چرچوں (new mega churchs) میں سے ایک بنسن اداھوسا چرچ آف گاڈ مشن انٹرنیشنل "(Benson Idahosa's Church of God Mission International)، جس کا دعویٰ ہے کہ اکیلے "بینن شہر" میں ایک ہزار چرچ اس سے وابستہ ہیں، کے حکام نے مجھے بتایا کہ وہ شمال میں ہر روز پانچ نئے چرچ قائم کررہے ہیں۔ ("شمال" ایک خفیہ اصطلاح ہے جو "مسلمانوں کے علاقے" کی جگہ استعمال کی جاتی ہے۔) اسی طرح اندرون سوڈان مشن (Sudan Interior Mission) کے قائم کردہ ایونجلیکل چرچ آف ویسٹ افریقہ کی "جوز سیمینری" کے ایک امریکی لیکچرار کی اطلاع بھی یہی ہے کہ ایونجلیکل چرچ آف ویسٹ افریقہ مسلمان علاقوں میں ایک ہفتے میں تین چرچ قائم کررہا ہے۔"

"---اور ?who is this Allah (یہ اللہ کون ہے؟) کا اختتام مذہب تبدیل کرنے والے دو مسلمانوں کے ذکر پر ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک "سکوٹو خلافت کے وارث کا بیٹا" ہے اور دوسرا "سکوٹوشاہی خاندان" سے تعلق رکھتا ہے۔اس سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کے بہترین اور نمایاں افراد حلقۂ عیسائیت میں داخل ہورہے ہیں۔

نائجیریا کی مسلسل اور چپے چپے پر پھیلی ہوئی صلیبی جدوجہد کے نتیجے میں اس قسم کی عیسائیت کے اثرات عوامی سطح پر نظر آتے ہیں۔(نائجیریا کے تناظر میں صلیبی جدوجہد کی اصطلاح کوئی زیادہ سخت نہیں ہے۔)"

نائجیریا کی صلیبی جدوجہد کی ایک مثال "ابادان کی Sword of the Spirit Ministries (روحانی مبلغوں کی تلوار) ہے جس میں لندن کنگسٹن ٹمپل اور ایلم پینٹے کوسٹل چرچز آف سکاٹ لینڈ کے مبلغین شامل ہیں۔ Sword of the Spirit Missionaries نے گذشتہ سال اکتوبر میں نائجیریائی خلافت کے تاریخی مقام سکوٹو میں پانچ روزہ صلیبی جدوجہد کا آغاز آپریشن "حصول" (Gain) کے نام سے کیا ہے۔

منسٹری کے مجلّے نے "ماضی کے اس معروف اسلامی قلعے کو" موروثی خطہ " قرار دیا ہے اور "تباہ حال ریاست اور اس کے لاتعداد باشندوں" کے بارے میں گفتگو کی ہے جو "حیلہ گری، ظلم وتشدّد اور گناہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔" آپریشن کے پیشِ نظر مقصد یہ تھا کہ سکوٹو میں دشمن کے قلعوں اور حیلوں کو تباہ کردیا جائے۔" چنانچہ مشن کامیاب رہا اور "دھوکہ دہی کے وہ ظالمانہ ہتھکنڈے بے نقاب ہوگئے جو دشمن دوسرے لوگوں کے خلاف استعمال کرتا تھا" اور مہم کے اختتام تک "4500 سے زائد نوجوانوں کو شیطان کے چنگل سے آزاد کرالیا گیا...."

"ان تمام صلیبی مہمات کا آغاز جرمن مبلّغ رین ہارڈ بونکے نے نومبر 1990ء میں کدُونا سے کیا۔ ہفتے کی پہلی شام کو اسے سننے کے لیے پانچ لاکھ سے زائد افراد جمع ہوگئے تھے۔ اتنے لوگ پہلے کسی مبلّغ کو سننے کے لیے جمع نہ ہوئے تھے۔ وہ ہر سال افریقہ میں اس قسم کی بارہ مہمات چلاتا ہے۔ بونکے عیسائیت کے اس انداز کا مکمل نمونہ ہے۔ اس کے خیال میں جس کسی نے ذاتی طور پر یسوع کے حق میں فیصلہ نہیں کیا، وہ ہمیشہ کے لیے تباہ ہوگیا ہے اور جو لوگ نجات یافتہ گروہ سے باہر ہیں وہ سب شیطان کے چیلے ہیں۔

"ورلڈ کونسل آف چرچز کی پوزیشن زندہ مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ مکالمے کی خاطر قائم کردہ یونٹ کی رپورٹ سے واضح ہے جو ہر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی جاتی ہے۔ اس سے ملتی جلتی کیتھولک تعلیم ہے کہ مسلمان ایک سچے خدا کی عبادت کرتے ہیں اور یہ کہ "مقدس روح" ان میں رواں رہتی ہے۔ یہ لوگ بھی خدا کی بخشش کے پلان میں شامل ہیں۔ اور بلاشبہ مسلمان ایسی روحانی اقدار کے حامل ہیں جن سے عیسائی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

"جوز میں قائم Institute of Pastoral Affairs (انسٹی ٹیوٹ برائے امور رہنمایانِ

مذہب) جیسے بعض اداروں کی شاندار مستثنیات سے باہر نائجیریا میں بد قسمتی سے مصدقہ مسیحی دینیات کا کچھ زیادہ چرچا نہیں ہے۔"

"نائجیریا کے عیسائیوں نے ایک تنظیم کرسچن ایسوسی ایشن برائے نائجیریا قائم کی ہے۔ یہ افریقہ بھر میں اس لحاظ سے ایک منفرد ادارہ ہے کہ اس میں عیسائیت کے مختلف مکاتبِ فکر کو یک جا کر دیا گیا ہے۔ کیتھولک کرسچن کونسل آف نائجیریا، پینٹے کوسٹل فیلوشپ، آزاد چرچ، مغربی افریقہ کا ایونجیلیکل چرچ اور ملک کے شمال میں کام کرنے والے چرچ اس میں شامل ہیں۔"

"تاہم کرسچن ایسوسی ایشن برائے نائجیریا میں باہم مختلف نقطہ ہائے نظر موجود ہیں۔ گذشتہ صفحات میں بیان کردہ نظریات (یعنی مسلمان شیطان کے پیروکار ہیں یا خدا کے ماننے والے ہیں۔) کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ نقطہ ہائے نظر مختلف ہونے کی نسبت متضاد نوعیت کے زیادہ ہیں۔"

کینیا

"پردہ" اپنانے پر آرک بشپ کی طرف سے عیسائی خواتین کو تنبیہ

ممباسہ کیتھولک بشپی حلقے کے آرک بشپ جان نینجا نے ان عیسائی خواتین کی مذمت کی ہے جو مسلم خواتین کی طرح بالوں کو ڈھانپنے کے لیے سروں پر رومال باندھتی ہیں۔ آرک بشپ نے عیسائی خواتین کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس رجحان سے باز آئیں کیونکہ یہ طرزِ عمل عیسائی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یہ بیان انہوں نے ان خواتین کی دلیل کے جواب میں دیا ہے جو سکارف کو فیشن کا حصہ قرار دیتے ہوئے اسے سر پر باندھ کر چرچ میں آتی ہیں۔ بشپ نینجا ممباسہ کیتھڈرل چرچ میں مذہبی تقریب سے خطاب کر رہے تھے، جہاں انہوں نے دو سو نوجوانوں کو یسوع کا پیروکار ہونے کا سرٹیفیکیٹ عطا کیا۔ (رپورٹ: دی سٹینڈرڈ)

ایشیا

ملائشیا: "عیسائی سیاست میں حصہ لیں" - فادر ٹین کا مشورہ

ایک جیسوٹ پادری نے ملائشیا کے کیتھولکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک کی سیاست